مجموعۃ الاسرار

مکتوباتِ شریف

تاجُ العارفین قطبُ الاقطاب

حضرت شیخ عبد النبی شامی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

المتوفی سنہ ۱۱۳۶ھ

○

ناشر

حضرت شیخ عبد النبی شامی ٹرسٹ

۱۸۶- شادمان ۲ ○ لاہور

مجموعۃ الاسرار

مکتوباتِ شریف

تاجُ العارفین قطبُ الاقطاب

حضرت شیخ عبدالنبی شامی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

المتوفی ۱۱۳۶ھ

ناشر

حضرت شیخ عبدالنبی شامی ٹرسٹ

۱۸۶۔ شادمان ۲ ○ لاہور

نام کتاب ———— مجموعۃ الاسرار
مصنّف ———— تاج العارفین حضرت شیخ عبد النبی شامی نقشبندیؒ
مُترجِم ———— پروفیسر مشتاق احمد بھٹی ایم اے
تقریظ ———— سیّد نفیس الحسینی نقشبندی (نفیس رقم)
تعارف ———— صاحبزادہ مجیب الرحمٰن شامی
کتابت ———— ذاکر حسین و محمد عاشق ندیم قادری
فوٹوگرافی ———— جتندر کمار بہل کھتری پنجابی باغ دہلی (بھارت)
ناشر ———— صاحبزادہ حاجی مُحمّد سلیم شامی نقشبندی
تعداد اشاعت ———— ایک ہزار
تاریخ اشاعت ———— اپریل ۱۹۸۶ء
مطبع ———— قومی پریس، ۵۰ لوئر مال، لاہور
ہدیہ ———— مبلغ یک صد روپیہ
بار ل

ملنے کے پتے

(۱) صاحبزادہ حاجی مُحمّد سلیم شامی نقشبندی، مکان نمبر ۳۶، گورو سٹریٹ نمبر ۹، رام نگر، لاہور ۲ پاکستان۔

(۲) صاحبزادہ مجیبُ الرحمٰن شامی، قومی پبلشرز ۵۰ لوئر مال لاہور۔
فون: ۵۵۰۰۶

(۳) شیخ عبد الرحمٰن شامی، سکیلز مین، صنم بلڈنگ مزنگ چونگی، ۳۷ فیروز پور روڈ، لاہور
فون: ۴۱۴۵۲۰ ۴۱۸۵۸۷ ۴۱۵۴۹۳

والے نفع پاسکیں، اور سوال کرنے والے دوست کو اس کی جزا عطا ہو۔

مکتوب : ۱۸

فیضِ عام و خاص کے بیان میں تحریر کیا گیا

پاک ہے وہ ذات، جو دونوں جہانوں پر دو طرح سے فیض کرتی ہے، ایک فیضِ عام اور دوسرا فیضِ خاص۔ فیضِ عام والے لوگ وہ ہیں، جو جلال و جمال کی مخصوص صفات کے ظہور سے وقتاً فوقتاً فیض یاب ہوتے ہیں، اور اس کے جمال کے انوار کے مظاہر ان کے وجود و ثبوت کے لیے ہیں۔ لیکن وہ اس قابل نہیں، کہ ان سے شریعت کے پردے اٹھا دیے جائیں، اور انہیں بخشتے ہوئے وجود عطا کیے جاتے رہیں۔ یہاں تک کہ وہ مقامِ قرب تک ان ظلماتی اور نورانی حجابات کو اٹھاتے ہوئے پہنچ جائیں، جو حکمتِ بالغہ سے صفتِ جمال کے تقاضے کے پیشِ نظر اللہ تعالےٰ اور ان کے درمیان پڑ گئے تھے۔ شاید رعبِ جلال اور ذاتِ پاک کی اس پاکیزگی کی وجہ سے وہ کہیں مضمحل نہ ہو جائیں، جو ان پر پڑ رہی ہوتی ہے۔ جیسا کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بے شک اللہ تعالےٰ نور و ظلمت کے ستر ہزار پردوں میں ہے ... تا آخر" اور یہ فیضِ عام کے لوگ ہیں، جو بشری وجود میں موجود ہیں۔ ان کے عروج میں اللہ تعالےٰ کے جلال کی سطوت مانع ہے۔ یہ لوگ برگزیدہ ہیں۔ یہاں تک کہ انہیں لباسِ بخشش عطا ہو جاتا ہے اور اللہ تعالےٰ کے فیضِ خاص کے ظہور سے اللہ کے رنگِ اخلاق میں رنگے جاتے ہیں اور یہ اللہ تعالےٰ کے خاص جمال کا ظہور ہے۔ جب یہ بات معلوم ہو گئی، تو پھر انبیا، اولیا اور اہلِ جنت پر ایک نگاہ ڈالیں۔ اس لیے کہ انہیں دوسری مرتبہ زندگی دی گئی ہے، جیسا کہ کہا جاتا ہے فرشتے آسمانوں میں اس وقت تک داخل نہیں ہوتے، جب تک انہیں دوسری زندگی نہیں دی

جاتی۔ اور بشری وجود اور اس کے کمالات سے وہ ہر طرح خالی ہو جاتے ہیں۔ اور ان میں اس طرح کا کوئی نشان بھی باقی نہیں رہتا۔ اور وہ اللہ پاک کے اخلاق پیدا کر لیتے ہیں۔ پس اب یہ لوگ اس طرف نہیں لوٹ سکتے، جو ایک حدیث میں اس کلمہ کی صورت میں واقع ہے "یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ تعالےٰ کے اخلاق پیدا کر لیے ہیں"۔

جب یہ ثابت ہو گیا، تو یہ بات بھی ثابت ہو گئی۔ سارا عالم انوارِ جمال کے فیض سے عالمِ وجود میں ہے، اور جلنے سے محفوظ ہے۔ رہنا جلانا۔ اللہ تعالےٰ کے جلال کے انوار کی خصوصیات میں سے ایک خصوصیت ہے، اور اس کا ظہور حجاب کے اٹھنے کے بعد ہوتا ہے اور وہ لوگ جو مرتبۂ عام میں ہوتے ہیں، ان کا حجاب اٹھایا نہیں جاتا۔ جمال و جلال کے مشترکہ انوار کا اظہار ان کے اِس مرتبہ میں تربیت۔ کے لیے صفتِ جمال کے ساتھ کہا جاتا۔ ہے، اور تربیتِ جمال اس وقت تک منقطع نہیں ہوتی جب تک وہ انوارِ جلال کے برداشت کرنے کے قابل رہتے ہیں، اور جب وہ برداشت کرنے کے قابل نہیں رہتے تو پھر انہیں بخشے ہوئے وجود کے ساتھ زندگی نہیں دی جاتی۔ اور نہ ہی انہیں اللہ تعالےٰ کے رنگ میں رنگا جاتا ہے۔

جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے "بے شک اللہ سبحانہٗ دونوں جہانوں سے بے نیاز ہے" یعنی ان لوگوں سے جو وجودِ لِلّٰہ سے باہر نہیں آتے، اور اس کی صفات کے ساتھ اپنے آپ کو متصف نہیں کرتے۔ اور جب وہ متصف ہو جاتے ہیں، تو اللہ سبحانہٗ اُن کے حق میں فرماتے ہیں کہ "میں (ایسے بندے کا) کان ہوں، اس کی آنکھ ہوں، اس کا ہاتھ ہوں اور اس کا پاؤں ہوں، وہ میرے ساتھ سنتا ہے، میرے ساتھ دیکھتا ہے، میرے ساتھ بولتا ہے اور میرے ساتھ چلتا ہے"۔ اس لیے وہ مردِ کامل ہوتا ہے۔ وہ دو مرتبوں پر فائز ہوتا ہے۔ ایک مرتبہ مظہریت، جو کہ وجودِ بشریت کی جہت سے ہے، اور دوسرا مرتبہ مظہریت، جو اس کے اخلاق میں رنگے جانے کی وجہ سے ہے۔

مرتبۂ بشریت کی حیثیت سے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں تمہاری طرح ایک بشر ہوں، میں بھول جاتا ہوں جس طرح کہ تم بھول جاتے ہو، چنانچہ جب میں بھول جاؤں، تو مجھے یاد کرادیا کرو"۔ اور اللہ کی صفت سے متصف ہونے کی بدولت آپ نے فرمایا: "میں احمد بلا میم ہوں۔ اور ایک وقت ایسا ہوتا ہے جب اللہ میرے ساتھ ہوتا ہے، اور کوئی مقرب فرشتہ یا کوئی نبی مرسل وہاں نہیں ہوتا"۔

پاک ہے وہ ذات جس کا کوئی شریک نہیں، اور انبیا اور اولیا میں سے ادنیٰ اس ذاتِ مقدس تک نہیں پہنچ سکتا۔ سوائے بخشے ہوئے وجود کے اور اس کی صفات سے متصف شخص کے۔ پس ایسے شخص کے لیے کوئی خوف نہیں ہوتا اس لیے کہ اس کی تجلّی سے جل جاتے۔ بس کُنم خود زیرکاں را ایں بس است

(ترجمہ) اس پر ختم کرتا ہوں کہ داناؤں کے لیے اتنا ہی کافی ہے۔

سلام کے بعد مطالعہ فرمائیں۔ اس فقیرِ درماندہ کی اتنی بساط کہاں کہ احادیث کی حقیقت کے بارے میں تحقیق کی جرأت کروں۔ لیکن سوال کا جواب دینے کے بغیر کوئی چارہ نہ تھا، اس لیے چند باتوں کا دروازہ کھولا۔ اگر کوئی شبہ باقی رہ گیا ہو تو دوبارہ لکھ بھیجیں۔ تاکہ مجھے پتہ چل جائے۔

مکتوب : ۸۹

حضرت خواجہ بزرگ کے قول کی تحقیق میں۔

روحِ انسانی، اللہ سبحانہٗ کو غیر سمجھتی تھی، لیکن پہچانتی نہیں تھی کیونکہ پہچان شہود سے پیدا ہوتی ہے اور وجود، شہود کے منافی ہے [illegible] خواجہ [illegible] اُن کے راز کو بیان کرنے [illegible] صاحب کی مراد بشریت اصلی ہے۔ لیکن عارضی بشریت بشر کے لیے لازمی ہے اور انبیائے کرام سے بھی بشریت الگ نہیں ہوتی [illegible]